گائے، بیل یا اونٹ میں سات حصے ہونا ضروری ہے یا کم بھی ہو سکتے ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک بیل یا گائے میں سات حصے داروں سے کم یعنی تین، چار، پانچ یا چھ حصے دار بھی شامل ہو سکتے ہیں یا سات حصے دار ہونا ہی لازم ہے؟ وضاحت فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بڑے جانور یعنی گائے، بیل یا اونٹ کی قربانی میں زیادہ سے زیادہ سات حصے ہو سکتے ہیں اور اس سے کم میں کوئی تعداد مقرر نہیں، لہذا سات شرکاء سے کم جتنے بھی ہوں، وہ اس میں شریک ہو سکتے ہیں، کیونکہ ایسا جانور جس میں سات شرکاء کی شرعاً اجازت ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں کسی بھی شریک کا حصہ ساتویں سے کم نہ ہو۔ اگر بعض شریکوں کا حصہ ساتواں اور دوسرے بعض کا ساتویں سے زیادہ ہے، تو یہ جائز ہے، اسی طرح اگر سب شریکوں کا حصہ ساتویں سے زیادہ ہے، تو بدرجہ اولیٰ جائز ہو گا، ہاں البتہ اگر ساتویں سے کم حصہ کسی کا ہو، افراد سات ہوں یا کم تو اس صورت میں کسی کی قربانی نہیں ہو گی۔

درمختار میں ہے: "تجب شاة أو سبع بدنة هي الإبل و البقر، ولو لأحدهم أقل من سبع لم يجز عن أحد، و تجزی عما دون سبعة بالأولى" ترجمہ: ایک بکری یا بڑے جانور جیسے اونٹ اور گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے اور اگر ان میں سے کسی ایک کا ساتویں حصے سے کم ہو، تو کسی ایک کی طرف سے بھی جائز نہیں ہو گی اور اگر شریک سات سے کم ہیں، تو قربانی بدرجۂ اولیٰ جائز ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد9، صفحہ 524،525، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی امجدی علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "جب قربانی کی شرائط مذکورہ پائی جائیں تو بکری کا ذبح کرنا یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے، ساتویں حصہ سے کم نہیں

ہو سکتا، بلکہ اونٹ یا گائے کے شرکاء میں اگر کسی شریک کا ساتویں حصہ سے کم ہے، تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی، یعنی جس کا ساتواں حصہ یا اس سے زیادہ ہے اس کی بھی قربانی نہیں ہوئی، گائے یا اونٹ میں ساتویں حصہ سے زیادہ کی قربانی ہو سکتی ہے، مثلاً: گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں، ہو سکتا ہے اور یہ ضرور نہیں کہ سب شرکاء کے حصے برابر ہوں، بلکہ کم و بیش بھی ہو سکتے ہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ جس کا حصہ کم ہے، تو ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔"

(بہارشریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ335، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

8ذوالقعدۃ الحرام1432ھ/5نومبر2011ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے